فون نمبر ۲۶۱۳۵ | رجسٹرڈ نمبر ۱۷۷۶ ؍ ۰۶ ل

حب الوطن من الایمان

کاکوری اخبار

پندرہ روزہ

ایڈیٹر:- ڈاکٹر سید احمد علوی نسیم

قیمت ۸ نئے پیسے

سالانہ چندہ صرف [illegible] پیسہ ... للعہد
فی پرچہ اٹھارہ نئے پیسے ... ۱۸ء

ترسیل زر کا پتہ

۱۔ شمس علوی منیجر کاکوری اخبار نمبر ۱۱ امین آباد پارک لکھنؤ

۲۔ مبارک بک ڈپو پندرہ روزہ مقابل ڈینسو ہال کراچی نمبر ۲

خبروں اور مضامین کے سلسلے میں جملہ خط و کتابت اڈیٹر سے اور مالی و انتظامی امور میں منیجر سے کی جائے۔

جلد نمبر ۱ | ۱۵ ر فروری سنہ ۱۹۶۳ء مطابق ۱۹ ر رمضان المعظم سنہ ۱۳۸۲ھ | شمارہ نمبر ۱۲

خواب

(از عفت بانو عباسی زیبا کاکوروی)

دل نے چاہا ہے کہ لطف کے ساماں ہوتے
ہم بھی انجانی راہوں سے گریزاں ہوتے

ان فضاؤں میں سما جاتے خنک راگ کیساتھ
ہر نظارے میں بکھر جاتے سبک آگ کیساتھ

چاند تاروں کی طرح صبح پہ نازاں ہوتے
ہم بہاروں کی طرح دہر میں رقصاں ہوتے

کسی گلزار میں ہم رشکِ عنادل ہوتے
بزمِ احباب میں بھی رونقِ محفل ہوتے

حسن بھی ہم سے سبق لیتا ستم رانی کے
عشق بھی سیکھتا آداب غزل خوانی کے

کامرانی بھی کبھی آ کے گلے لگ جاتی
کبھی منزل ہمیں لینے کے لئے خود آتی

یہ تصور یہ تخیل یہ تمنا یہ خیال
اپنی محرومی کا ہے حسرت و ارماں کا ملال

کتنے معصوم ہیں بے لوث ہیں نادان ہیں یہ
جرأت شوق کے اعجاز سے انجان ہیں یہ

ان میں وہ سوز وہ تاثیر وہ گہرائی ہے
در یزداں تک ان اشکوں کی رسائی ہے

یہ جو چاہیں تو بدل جائے زمانے کا نظام
زندگی خود ہی کرے بڑھ کے انہیں جھک جھک کے سلام

دلِ بیتاب دھڑکتا ہے خدا خیر کرے
اک نیا عزم ہمکتا ہے خدا خیر کرے

غزل

از: افتخار احمد علوی اختر کاکوروی دہلی

اپنی خود کردہ عنایت پہ بُرا مان گئے
آپ اظہارِ محبت پہ بُرا مان گئے

باعثِ مہر و محبت تھے تم اوروں کے لئے
میری ادنیٰ سی شرارت پہ بُرا مان گئے

ایک میں ہوں کہ سدا ظلم و ستم سہتا ہوں
ایک تم ہو کہ شکایت پہ بُرا مان گئے

آئینہ پیشِ نظر رکھ کے سنورنے والے
ہو بہو اپنی شباہت پہ بُرا مان گئے

تم نے حالات تو غیروں کے بصد شوق سنے
میری پُر درد حکایت پہ بُرا مان گئے

رابطہ جن سے تھا اک خاص زمانے میں اختر
آج کیوں وہ مری حالت پہ بُرا مان گئے

مُراسلات

یہ خبر دلی مسرت سے سُنی گئی کہ کاکوری اخبار کو رجسٹریشن نمبر مل گیا۔

دور افتادہ وطن کیلئے کاکوری اخبار ہی ایک ایسا ذریعہ ہے جس سے قریبی اعزا کے علاوہ ہم ایسے عزیز و اقربا کے حالات سے روشناس اور باخبر رہ سکتے ہیں جن سے گو خون کا رشتہ تو نہیں رہا لیکن نونہالان ابنائے وطن ضرور ہیں۔ رہ گیا "افسانہ نگاری اور ذوقِ شاعری" اس زمرہ میں جناب سراج احمد صاحب علوی کی اپیل کو دلچسپی سے پڑھنا چاہیئے۔ تو یہ پھر اگر صحیح معنوں میں کاکوری اخبار کے ساتھ ہمدردی ہے تو وہ حضرات جو علمی ذوق و شوق رکھتے ہیں اپنے انہماک کے باوجود اخبار مذکور کو ایک اعلیٰ سطح پر لانے کے لئے خود آگے بڑھیں اور دوسروں کو بڑھانے کی کوشش کریں تاکہ جب علمی اور اقتصادی اعتبار سے خود کفیل ہو جائے اگر معیار بلند ہوگا تو بے پرواہی اور تغافل برتنے والی ہستیوں کیلئے اخبار خود ایک کشش پیدا کرنے والا بن جائے گا اور ڈھکیلنے کی ضرورت نہیں پڑے گی۔"

(حسن کمانی ایم اے کراچی)

محترم بندہ السلام علیکم: مجھے وطن بدر ہوئے آج دو سال ہوگئے ہیں۔ کاکوری شریف آج بھی میری آنکھوں کا تارا ہے۔ اتفاق تھا کہ آج کاکوری اخبار کا تازہ شمارہ نظر سے گذرا اسے دیکھ کر جو مسرت ہوئی۔ قوت اظہار اسکے اظہار سے قاصر ہے۔ براہ کرم حسب ذیل پتہ پر مجھے کاکوری اخبار جاری فرمادیں۔ اگر راولپنڈی میں کاکوری کے کچھ حضرات مقیم ہوں تو اس سے بھی مطلع کریں۔ عین کرم ہوگا۔

(ایم اے شمیم علیگ)

جی نمبر ۵۸۳۔ ڈی۔ اے، دی کالج روڈ راولپنڈی

کاکوری اخبار کے دوبارہ جاری ہونے پر جس قدر خوشی ہوئی بیان سے باہر ہے آپنے اخبار کو دوبارہ جاری فرما کر ہمدردان چمن کو نہیں بلکہ تمام آوارہ وطن حضرات کو مسرت و سکون کا پیغام دیا ہے۔ جن کے دلمیں یاد وطن رہ رہ کر چٹکیاں لیتی ہے جنکی نگاہیں اعزا و احباب وطن کو دیکھنے کے لئے بیتاب ہیں۔ کان وطن والوں کی آوازیں سننے کیلئے مشتاق ہیں لیکن گردش دوراں کے ہاتھوں مجبور۔ خیر آواز نہ سہی صورت نہ سہی۔ آپ کا پیام ہی سہی۔ کچھ تو ہو دل کی تسلی کے لئے۔

محترم یقین جانئے۔ جیسے ہی کاکوری اخبار ہاتھ میں لیتا ہوں ایسا محسوس ہوتا ہے گویا وطن میں موجود ہوں۔ خبریں آوازوں کے مدو جزر میرے کانوں میں گونجنے لگتی ہیں جبکہ میں نے زیادہ عرصہ وطن سے باہر گذارا ہے۔ صرف دو یا تین بار ہی کاکوری جا پایا ہوں۔ پھر تو جانے ان کا کیا حال ہوگا جو مستقل وطن میں رہے اور گردش وقت نے انھیں وطن سے دور کردیا۔ کاکوری اخبار آٹھویں شمارے سے برابر مجھے مل رہا ہے خدا کرے آپ کی کوشش کامیاب ہو۔ اور اخبار جاریہ استقلال پیدا کرے۔"

(دیکھا مخلص) افتخار (از دہلی)

کاکوری اخبار ملا اور برابر مل رہا ہے مگر ایک بات ضرور عرض کروں گا۔ مجھے امید ہے کہ آپ اس کی گستاخی تصور نہ فرمائیں گے۔ اخبار میں اتنی غلطیاں ہوتی ہیں کہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کاتب صاحب بالکل توجہ ہی نہیں دیتے۔ ہر شمارہ اسقدر اغلاط ہوتی ہیں کہ پڑھکر افسوس معلوم ہوتا ہے۔ کتابت کے بعد اخبار کوئی دیکھتا بھی ہے۔ آپ تو اخبار کاتب کو دیکر چلے جاتے ہوں گے اب یہ کام لکھنؤ والوں کا ہے کہ ذرا یہ زحمت گوارہ کر لیا کریں۔ یقین مانئے یہ اخبار جب باہر کے لوگوں کے اتفاقاً ہاتھ لگ جاتا ہے تو وہ ایسا مذاق اڑاتے ہیں کہ جس کا جواب نہیں آخر وہ ایڈیٹر صاحبان کس لئے ہیں۔ مجھے امید ہے کہ آپ کاتب صاحب کو بھی تاکید و تنبیہ کر دیں گے۔ اب کی اخبار میں مشاعرہ کا انتخاب چھپا ہے اس میں بھی کاتب صاحب نے اپنی طرف سے اصلاح فرمائی ہے اور اشعار میں دو تین جگہ چھوڑ گئے ہیں۔

چنانچہ میں نے تصحیح کے لئے ارسال کئے ہیں ان کو ضرور شائع

فرما دیجئے۔ اس طرح ہوتا یہ ہے کہ اخبار تو پڑھ لیا جاتا ہے اور لوگوں کو کلام پڑھکر بانثر پڑھکر جو رائے قائم کرنا ہوتی ہے وہ کر لیتے ہیں اب بعد میں آپ تحریر جتنا کیجئے کہ شعر یوں تھا یوں نہیں تھا۔ بے کار اخبار کے صفحات بھی خراب ہوتے ہیں۔ لیکن تصحیح ضروری سمجھا ہے کہ کیا جائے۔" احسان احمد از کراچی۔

ضروری تصحیح:۔

میخانہ کے مشاعرہ کے انتخاب میں جو کاکوری اخبار کی چار جنوری کی اشاعت میں ہوا ہے مندرجہ ذیل کتابت کی غلطیاں رہ گئیں ہیں۔ ناظرین کرام درست فرمالیں۔

احسان کاکوروی

پہلا مصرعہ ہے تم تو غم دیتے ہو دل کو آزمانے کے لئے۔ اس میں تو رہ گیا۔ اسی طرح مقطع کے مصرعہ اولیٰ میں تو بھی رہ گیا ہے:

• حال دل لکھ لکھ کے رکھتے تو میں احسان مگر •

احسن کرمانی کاکوروی

تیسرے شعر کے مصرعہ ثانی میں "یہ" کا اضافہ ہو گیا ہے۔ مصرعہ یوں ہے "بدگمانی بھی خطا ہے ہو اگر وہ سوئے دوست"

ساقی کاکوروی کی غزل کے پہلے شعر کے مصرعہ اولیٰ میں ذرہ (کس درجہ ہے) درج نہیں ہے۔

اعلان

بعض وجوہات کی بنا پر کاکوری اخبار کا اگلا شمارہ یکم مارچ کو شائع نہ ہوگا۔ ۱۵ مارچ کو مشترکہ پرچہ شائع کیا جائے گا۔

"منیجر"

اے بٹیا چیلیاں نہیں چبا یا کرتے تو جو چیلیاں چباتا ہے اس کے بیاہ میں مینہ برستا ہے۔

جب تک مرد کے منہ سے چاند کا نام نہ سنو اوپر والا کہو۔ چاند رات کا چاند نہ دیکھو تو تیسری تاریخ کا چاند بھی نہ دیکھو۔ اچھا نہیں۔

عورتوں کی عجیب و غریب توہمات

عورتوں کیلئے

دہلی کی بڑی بوڑھیوں کی باتیں:۔

بقیہ ۱۵ ؍ جنوری ۶۳ء

اے آج فجر ہی فجر جنگل والے (سور) کا نام سنا۔ لے تو دو نوڑا سنی ر لاؤ بندر) بھی سامنے آ بیٹھا۔ دیکھئے آج کھانا میسر آتا ہے یا نہیں۔

اری بوا میرے بچے کے ساتھ منہ بھر کے اس کل جبی نے کوس دیا الٹی آیا۔ اس کے کلیجے پر جنگلی بلی بھی سارا دن ہر ونگا بھرے گا۔ اس کا کوسا شام کو اسی پر پڑے گا۔

بوا میرے بچے کو اس کلکاری نے ایسا کھاتے پیا۔ جو نا کردہ نو الہ اسے اتنی سار ہو گیا۔ اس دن سے پیٹ بھر نہیں پیا۔ دبی جنیز نکے کے اس کو زہر مار کراؤں جو میرا بچہ اچھا ہو دے۔

دیکھو نیلے آدمی کا پیر ایسا بھاگوان ہوتا ہے جس گھر جائے بھرا بھرا ہو جائے۔ بعض ایسا سبز قدم ہوتا ہے جہاں جائے اجڑ پڑ جائے بیچ کسی کے کلے ہے۔ آدمی آدھی اشتر۔ کوئی ہیرا کوئی کنکر۔ بوا دودھ پیتے بچے کو سرے اونچا نہیں کرتے اس سے بچے کو دست آتے ہیں۔ چاند گرہن سورج گرہن میں دو جیا پیٹ والی کو سیدھا لٹاؤ ایسا نہ ہو بچے کا ہاتھ پاؤں گھٹا جائے۔

ترازو کی ڈنڈی نہیں لانگتے۔ چارپائی پر بیٹھ کے پاؤں نہیں ہلاتے اناج تھنگا ہوتا ہے۔

اے نگوڑا گھٹو رات کو کہاں سے بولا۔ جلدی سے اڑا دو۔ اس کا بولنا اور بیٹھنا نحس ہے یہ اجڑا اجاڑ چاہتا ہے۔

بوا میرے بچے کو کسی کی نظر ہو گئی۔ کئی دن سے ٹھن ٹھن کر رہا ہے کچھ پکا کے چوراہے پر رکھو۔ تھوڑا سا گوشت پنڈے سے ملکے اوپر والیوں کو کھلاؤ۔

اے ٹھنڈائی بنا کے کٹورہ اوندھا دیتے ہیں کہ پھر اس میں ٹھنڈائی نہ بھیگے۔

سلسلہ یکم فروری

ایک تھا بادشاہ

از: صفیہ ناہید شمس علویہ

(... یہ دیکھ کر بادشاہ نے اسے ایک سو کوڑے مارنے کی سزا دی" لیجئے اب آگے پڑھیے)۔

اپنے منجھلے لڑکے کی یہ حالت دیکھ کر کسان کو افسوس ہوا۔ مگر وہ ہمت نہ ہارا اور اپنے تیسرے چھوٹے لڑکے ناظر کو یہ کام انجام دینے کے لئے راضی کیا۔ لڑکا باپ کے حکم کو آنکھوں سے لگاتے دوسرے دن باغ میں گیا۔ وہاں سے اچھے اچھے سیب توڑے اور انھیں ایک خوبصورت سی ننھی ٹوکری میں ڈالکر بادشاہ کے محل کی طرف روانہ ہو گیا۔

راستے میں اُسے وہی بوڑھا آدمی ملا، جو اُس کے بڑے اور منجھلے بھائیوں کو مل چکا تھا۔ بوڑھے آدمی نے ناظر سے بھی وہی سوال کیا۔ جو اس کے دونوں بھائیوں سے کر چکا تھا۔

ناظر صورت سے کافی شریف تھا۔ اور طبیعت کا نرم تھا اُسے بوڑھے کا سوال ذرا بھی برا نہ معلوم ہوا۔ اُس نے بوڑھے آدمی سے کہا۔

"میں شہزادی نورس کیلئے سیب لئے جا رہا ہوں، اسکے کھانے سے شاید وہ اچھی ہو جائے۔"

بوڑھے آدمی نے خوش ہو کر جواب دیا۔

"خدا نے چاہا تو ایسا ہی ہوگا۔"

اور ہوا بھی وہی جو بوڑھے آدمی نے کہا تھا شہزادی نے جیسے ہی سیب کھایا اس کی بیماری ایک دم بالکل دور ہو گئی اس کے گلاب سے چہرہ پر دوبارہ بہار آگئی اس کی ساری سہیلیوں کا انگ انگ گنگنا اٹھا۔ بادشاہ بھی خوشی سے پھولا نہ سمایا مگر اس کی ساری خوشی اک لمحہ کیلئے ختم ہو گئی۔ کسان کے بیٹے ناظر نے انعام میں شہزادی نورس کو مانگ لیا تھا۔ بادشاہ دل میں پیچ پڑا کہ وہ کسی قیمت پر نورس کو ناظر کے ساتھ نہیں بیاہے گا۔

"میں بادشاہ سلامت کا آخری فیصلہ چاہتا ہوں۔" ناظر نے بادشاہ کی نیت میں کھوٹ محسوس کرتے ہوئے کہا۔

"میں تمہارے نورس کی شادی ایک شرط پر کر سکتا ہوں، جبکہ تم ایک ایسی کشتی بنا کر لاؤ جو زمین پر ویسے ہی چلے جیسے پانی میں۔" بادشاہ نے کہا۔

"حضور! میرے اور خود آپ کے انصاف کے ساتھ یہ ناانصافی ہے، بہر حال میں شرط منظور کرتا ہوں۔"

ناظر شاہی محل سے نکل گیا۔ بادشاہ ہنس پڑا۔ کیونکہ اُس نے شہزادی کو ایک کسان کے چنگل سے بچا لیا تھا۔

گھر آکر ناظر نے اپنے باپ کو ساری باتیں بتا دیں۔ کسان نے کہا: "بیٹا تم زمین سے زمانہ پیدا کر سکتے ہو، زمین پر چلنے والی کشتی نہیں؟"

ناظر نے جواب دیا۔ "ضرور، میں تو آپ سے اجازت لینے آیا ہوں۔"

"جاؤ خدا تمہیں کامیاب کرے۔" کسان نے کہا۔

اور وہ جنگل کی طرف روانہ ہو گیا بڑے بڑے پتوں کو جمع کر کے جب وہ کشتی بنا رہا تھا تو وہی بوڑھا آدمی اس کے پاس آیا اور پوچھا۔ "یہ کیا کر رہے ہو؟"۔

ناظر نے جواب دیا۔ "میں ایک ایسی کشتی بنا رہا ہوں جو زمین اور پانی پر یکساں تیر سکے گی، اگر ایسا نہ کر سکا تو میں شہزادی نورس سے شادی نہ کر سکوں گا۔"

"تم ضرور کشتی تیار کر لوگے کیونکہ تمہارے جسم میں نیا خون جنم لے رہا ہے۔ تم چاہو تو پتھر سے دودھ کی نہر جاری کر سکتے ہو۔"

اور ہوا بھی یہی، ناظر نے کشتی تیار کر لی۔ اور بادشاہ کے حضور میں پیش ہوا۔

(باقی آئندہ)

چھپتے میں پاکستانی ڈاک بقیہ صفحہ ، کالم ۱

اختر کمال کی شادی کا آنکھوں دیکھا حال

یوں تو آئی اے عباسی صاحب ستارہ قائد اعظم کی سرکاری قیام گاہ پورٹ ہاؤس میں چہل پہل ۷ر جنوری سے جب دولہا دولہن کے ... جرمنی سے آئے تھے شروع ہو گئی تھی لیکن ۱۱ تاریخ کو رسم مانجھا، ابٹن اور حلوہ حیدری کی دعوت کی وجہ سے کافی چہل پہل، حلوہ بینڈی کی دعوت میں خاندان کے سب ہی لوگ موجود تھے نیز کمال عباسی اور پدیز عباسی کے دوستوں نے بھی شرکت کی۔ زنانخانہ میں خاندان کی بڑی بوڑھیاں، بچیاں، سب مہمان تھیں اور یہ جگمگھٹا رات کے ۱ بجے تک رہا۔ ۱۶ر کو بارات روانہ ہوئی۔ پلیٹ فارم پر تل رکھنے کی جگہ نہیں تھی۔ باراتیوں میں ظہیر علی صاحب علوی مع بیگم صاحبہ، بیگم زبیدہ صاحبہ، بیگم زاہدہ عزت صاحبہ۔ اظہار علی صاحب عباسی مع بیگم صاحبہ۔ بیگم حسن دہاج صاحبہ۔ ظہیر قدوائی تشریف لے گئے۔ ۱۵ر کو تیز گام لاہور پہونچی۔ ریلوے کے تمام افسران اور شہر کے معززین استقبال کیلئے موجود تھے۔ ۱۶ر جنوری کو بارات بریلی صبح ۸ بجے پہونچ گئی۔ پولیس بینڈ نے بارات کو سلامی دی۔ نوشہ اور باراتیوں کا استقبال سید قمر الحسن صاحب ڈپٹی انسپکٹر جنرل پولیس بریلی نے دیگر معززین شہر کی معیت میں کیا۔ ۱۸ر جنوری کو نکاح ہوا جس میں پولیس افسران اور معززین شہر بریلی کے علاوہ خاندان کے ان حضرات نے شرکت کی۔ کاکوری سے حضرت شاہ مجتبیٰ حیدر صاحب مع اہلخانہ۔ والدہ محترمہ مدظلہ و بیگم صاحبہ حضرت شاہ مصطفیٰ حیدر قلندر۔ معزالدین صاحب مع بیگم صاحبہ۔ ضمیر الدین علوی صاحب لکھنؤ سے بیگم حبیب اللہ صاحبہ۔ شہاب الدین صاحب کرمانی مع بیگم صاحبہ اسرار علی صاحب عباسی۔ ارشد علی صاحب عباسی مع بیگم صاحبہ۔ امجد علی عباسی صاحب اور بیگم محمد عارف علوی صاحبہ احتشام علی صاحب صدیقی بیگم غیاث الدین صاحبہ۔ اجمیر سے حامد علی صاحب مع بیگم آگرہ سے انوار علی صاحب و بیگم بشیر علی صاحب۔ لندن سے بیگم عطیہ حبیب اللہ صاحبہ نے شرکت کی۔ رخصتی اسی روز عمل میں آئی۔ ۲۰ر کو بارات بریلی سے روانہ ہوئی۔ ۲۱ر کو لاہور میں حسب سابق بارات کا استقبال کیا گیا۔ نیز حمید الدین صاحب سابق چیف کمرشل منیجر مع بیگم صاحبہ کے بارات کے ساتھ کراچی روانہ ہوئی۔ ۲۲ر کو بارات کراچی پہونچی۔ یہاں پر اہل خاندان اور معززین شہر کا ہجوم تھا۔ سب نے خوشی خوشی اس نوعروس جوڑے کو مبارکباد دی۔ ۱۰ بجے کے قریب رونمائی ہوئی۔ خاندان والوں نے دولہن کا منہ دیکھا۔ ۲۴ر کو اظہار علی صاحب عباسی نے دعوت ولیمہ دیا جس میں ریلوے اور پورٹ ٹرسٹ کے علاوہ تمام معززین شہر، سفراء اور تمام سرکاری افسران نے شرکت کی۔ مجمع اندازاً پندرہ سولہ سو کے قریب تھا۔

ہم ہر دو صاحبان یعنی اظہار علی صاحب عباسی اور سید قمر الحسن صاحب کو اس شادی پر دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ خدا کا فضل ہے کہ اس نو روز کا ۲۶ سو میل کا سفر بخیریت گزر گیا۔

پاکستانی ڈاک

(از: احسان احمد صاحب علوی)

جناب کمال عباسی صاحب کی تقریب خانہ آبادی کی خوشی میں اظہار علی صاحب عباسی اور بیگم ثریا عباسی نے ۲۴ر جنوری ۱۹۶۳ء کو پوسٹ ٹرسٹ ہاؤس کے پرفضا لان پر ایک شاندار عصرانہ دیا جس میں عمائدین شہر اعلیٰ حکام اہم سیاسی شخصیتوں ممتاز سفیروں اور جملہ اعزاء کاکوری نے شرکت فرمائی۔ مہمانوں کے استقبال کے لئے وقت مقررہ سے پولیس بینڈ نے خوش آمدید کا ترانہ بجانا شروع کر دیا تھا۔ محفل میں ہر طرف خوشی و مسرت نمایاں تھی اس پر مسرت موقع پر گھر کو رنگ برنگی قمقموں سے سجایا گیا تھا اس کے علاوہ ایک اسٹیج کے چاروں طرف جہیز دلہن کو سجا بنا کر پھیلایا گیا تھا۔ بیگمات اپنے زرق برق لباسوں سے پھول برساتی ہوئی بیگم ثریا مبارکباد دے رہی تھیں اس حسین و جمیل منظر کے ساتھ بینڈ کا ترانہ خاص لطف دے رہا تھا۔ یہ تقریب سعید کافی دیر تک جاری رہی۔ ہم اس موقع پر جناب اظہار علی صاحب عباسی اور بیگم ثریا عباسی صاحبہ کو دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں اور دعا گو ہیں کہ آئندہ زندگی میں دولہا دلہن دونوں ہمیشہ مسرت و شادمانی سے ہمکنار رہیں۔

جشن سالگرہ: جناب اظہر الدین احمد صاحب کرمانی مینجنگ ڈائریکٹر اسلامک اسٹیم شپ کمپنی کے صاحبزادے سلیم اظہر احمد کا جشن سالگرہ ۲۶ر جنوری ۱۹۶۳ء بروز شنبہ کافی شان و شوکت سے منایا گیا۔ میلاد شریف جناب میر نذر علی صاحب درد کاکوروی نے پڑھا۔ اس کے علاوہ عورتوں اور لڑکوں نے مل کر اس پر مسرت اور مبارک موقع پر صلوٰۃ و سلام نعت شریف اپنے مخصوص انداز میں پڑھ کر سنایا۔ یہ تقریب لے ڈی احمد صاحب کے اپنے ذاتی مکان میں ہوئی جو خوشنما رنگین روشنی سے بقعۂ نور بنا ہوا تھا۔ موصوف نے تمام اعزاء کاکوری کو مدعو کیا اور مغرب بعد کھانے کا بھی انتظام کیا گیا تھا۔ خصوصیت یہ ہے کہ اس تقریب میں میلاد شریف کے بعد حصہ تانبے کی سفید چمکدار پلیٹوں میں تقسیم کیا گیا جس میں ہر پلیٹ پر سلیم اظہر احمد کرمانی لکھا ہوا تھا۔ ہم اظہر الدین احمد صاحب کرمانی اور والدہ اظہر الدین احمد صاحب کی خدمت میں دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

جناب حسن وہاج صاحب علوی کو ابھی کچھ روز ہوئے قلب کی تکلیف ہو گئی تھی۔ موصوف اس تکلیف کی وجہ سے بہت کمزور ہو گئے ہیں علاج ہو رہا ہے۔ معالج نے آرام کی ہدایت کی ہے۔

جناب فیاض عالم صاحب (داماد ڈپٹی سمیع احمد صاحب الضاری فرنگی محلی) کی ابھی ایک ہفتہ ہوا طبیعت خراب ہو گئی تھی موصوف کو بلڈ پریشر کی شکایت ہے اب پہلے سے بہتر ہیں۔ معلوم ہوا ہے اب وہ اپنی کمپنی کے کام سے جنیوا تشریف لئے جا رہے ہیں۔

ضمیر الدین صاحب علوی صاحبزادہ عظیم الدین صاحب ایرفورس میں کمیشن مل گیا اور فی الحال ان کا تقرر راولپنڈی ہوا ہے۔ خدا مبارک کرے۔

جناب احتشام علی صاحب عباسی کے محل میں ۶ر جنوری کو صاحبزادی تولد ہوئی ہے۔ خدا بلند اقبال کرے۔

زاہدہ عزت علی صاحب پچھلے ہفتہ اپنے والد اور بھائیوں سے ملنے کے لئے عازم ہانگ کانگ ہو گئیں۔

محترمہ عطیہ ظہور الدین کرمانی کے یہاں ۱۳ر جنوری ۱۹۶۳ء کو صاحبزادے کی ولادت ہوئی ہے۔ اللہ مبارک کرے۔

بیگم اخلاق احمد صاحب علوی اس طرف عرصے علیل ہیں اور ابھی پچھلے ہفتے انہیں سانس کا شدید دورہ بھی پڑ گیا تھا۔ جس کی وجہ سے کافی کمزور ہو گئیں ہیں۔ علاج جاری ہے خدا جلد صحت دے۔

سعید الدین صاحب علوی کے شانے میں درد کی تکلیف پھر بڑھ گئی ہے۔ انجکشن برابر لگ رہے ہیں جسکی وجہ سے کچھ سکون ہے۔

والدہ اقبال علی صاحب علوی کو اس حرارت ہائی بلڈ پریشر اور خارش کی شدید تکلیف ہو گئی تھی۔ معالج کی غلط تشخیص کی وجہ سے کئی دن رات شدید تکلیف رہی۔ شہر کے مشہور ماہر امراض جلد سے رجوع کیا گیا ہے جن کے علاج سے صحت ہو رہی ہے اور تکلیفوں میں سکون ہو رہا ہے۔

احسن مجتبیٰ صاحب علوی وطن میں ڈیڑھ ماہ قیام کے بعد کراچی واپس آ گئے۔

سجاد الحسن صاحب علوی جو آپ معہ اہلیہ جو کمال عباسی صاحب کی شادی کے سلسلے میں کراچی آئے ہوئے تھے چند دن قیام کے بعد رحیم یار خاں واپس چلے گئے۔

چاٹگام کی خبریں

آمنہ بنت محمد واقف صاحب علوی کی سالگرہ کونڈے در آصف صاحب علوی کے یہاں منائی گئی اس خوشی میں تمام اعزا و قریب کو عصرانہ دیا گیا۔

اہلخانہ سرور الدین حیدر صاحب معہ اپنے صاحبزادے فخری سلمہٗ کے ہندوستان سے واپس ڈھاکہ پہونچ گئیں۔

اہلخانہ منتظم الدین صاحب جو کچھ عرصہ سے علیل تھیں اب بصحت ہو رہی ہیں

والدہ معین الدین صاحب علوی کچھ عرصہ سے عارضہ تنفس میں مبتلا ہیں باری تعالیٰ صحت عنایت فرمائے۔

محمد عارف صاحب علوی پر انفلوئنزہ کا اثر ہو گیا تھا۔ اب اچھے ہیں

تصحیح: ۱۵ر جنوری ۱۹۶۲ء کے پرچہ میں مشرقی پاکستان کی خبروں میں غلطی سے بجائے ارشاد محمد صاحب کے ارشاد محمد خانصاحب شائع ہو گیا ناظرین تصحیح فرما لیں

اہلخانہ محمد امین صاحب علوی کے داہنے ہاتھ کی انگلی پر زخم پڑ گیا تھا۔ ڈاکٹری علاج ہو رہا ہے جس سے کافی سکون ہے۔

(بقیہ صفحہ ۵ کالم ۱ پر)

(بقیہ صفحہ ۸) سانحہ ارتحال

گذشتہ اشاعت میں ہم خان بہادر مولوی مرتضیٰ علی صاحب علوی کاکوروی ثم السندیلوی کی علالت کے بارے میں لکھ چکے تھے ۱۳ر جنوری کو موصوف کو کچھ ریاحی تکلیف پیدا ہوئی اور دس بجے شب کو موصوف نے اپنے مکان گنج ابو تراب خاں لکھنؤ میں انتقال فرمایا۔ جہاں بوجہ علالت دو ہفتہ سے مقیم تھے دوسرے دن نعش آستانہ عالیہ کاظمیہ پر لائی گئی اور آپ کے پیر و مرشد حضرت حافظ شاہ علی انور قلندر قدس سرہٗ کی درگاہ کے شرقی چبوترہ پر سپرد خاک کی گئی۔ پہلی نماز جنازہ لکھنؤ میں ہوئی اور دوسری نماز آستانہ شریف پر شاہ مجتبیٰ حیدر صاحب نے پڑھائی۔ حضرت شاہ مصطفےٰ حیدر قلندر مدظلہ اور شاہ مجتبیٰ حیدر قلندر نے باچشم پرنم اپنے ہاتھوں نعش کو قبر میں اتارا۔ لکھنؤ و سندیلہ کے بہت سے حضرات نعش کے ہمراہ آئے تھے۔ ہم موصوف کے صاحبزادوں اجتبیٰ علی و اقتدا علی صاحبان سے اظہار تعزیت کے بعد دست بدعا ہیں کہ باری تعالیٰ مولوی صاحب کی مغفرت فرمائے اور درجات عالیہ عطا فرمائے وقت وفات مولوی صاحب کی عمر ۸۰ سال کی تھی۔ مولوی صاحب نے ۴۰ سال تک محکمہ کوآپریٹو میں ملازمت کی۔ عرصہ تک ڈپٹی رجسٹرار رہے ۱۹۲۰ء کی جنگ عظیم میں آپ خاص طور پر صوبہ یوپی کے محکمہ سپلائی کے سکریٹری مقرر ہوئے آپ نے ہمیشہ بڑی محنت و جانفشانی اور دیانتداری سے کام کیا جسکی وجہ سے ہمیشہ اعلیٰ حکام میں بڑی وقعت و عزت حاصل حاصل رہی۔ خطابات خانصاحب خان بہادر حاصل ہوئے مختلف مواقع پر ضلع تو ڈپٹی کوآپریٹو وغیرہ میں گورنمنٹ آف انڈیا سے انعامات حاصل کئے۔ مولوی صاحب بڑے ہی متدین دیانتدار انسان تھے دیانت کنبہ پروری مہمان نوازی خلوص و محبت کوٹ کوٹ کر بھری تھی۔ معاملات میں صفائی یہ آپکے خاص صفات تھے حضرت شاہ علی انور قلندر قدس سرہٗ سے بیعت تھی اور حضرت شاہ حبیب حیدر قلندر قدس سرہٗ کے مسترشدین خاص میں تھے حصول پنشن کے بعد ۱۱ سال سے آستانہ شریفہ کاظمیہ پر مستقل قیام اختیار کر لیا تھا اور اپنے مرشد زادگان عالیجاہ کی خدمتیں جو خلوص و محبت کا درجہ حاصل کیا وہ اپنی آپ نظیر ہے موصوف باوجود اتنے بڑے عہدہ دار ہونے کے ہمیشہ دل بیار و دست بکار کے مصداق رہے ذکر و شغل و عبادت سے کبھی بھی غافل نہ رہے اور آخر عمر تو اسی میں گزار دی۔ اللہ انہیں آغوش رحمت میں شاد و آباد رکھے۔ کل نفس ذائقة الموت

REGD. NO. A.1776

حالاتِ وطن

حاجی احترام علی صاحب علوی مطلع فرماتے ہیں

معززین ارباب وطن سے استدعا ہے کہ حسب سالہائے گذشتہ اگلی بقرعید کے دوسرے دن عید کا سالانہ اجتماع لکھنؤ کوٹھی منشی احتشام علیصاحب مرحوم بوقت ۴½ بجے شام ہوگا۔ انفرادی دعوت ناموں کا انتظار نہ فرمائیں۔ اخبار کی اطلاع کافی سمجھیں۔ جن حضرات کے پاس اخبار نہ پہنچے دوسرے حضرات کو بھی مطلع کریں اور شرکت ضرور فرمائیں۔

موسم: چونکہ موسم تبدیل ہو رہا ہے۔ لہٰذا فصلی امراض خصوصاً چیچک، انفلوئنزا، نمونیہ زیادہ زور پکڑ رہے ہیں کھانسی، بخار علاحدہ پریشان کر رہے ہیں۔ اسپتال میں مریضوں کی تعداد دو سو سوا دو سو تک روزانہ پہنچ رہی ہے۔ دواؤں کا اسٹاک ختم ہو چکا ہے بیچارے غریبوں کو دوائیں ملنا مشکل ہو رہا ہے۔ ہم محترم ضلع پریشد لکھنؤ کی توجہ اس طرف مبذول کرائیں گے۔ ایسے اوقات میں جب بیماریاں شدت پکڑ رہی ہوں مریضوں کی تعداد معمول سے کہیں زیادہ ہو رہی ہو۔ پریشد کو اس طرف توجہ کرنا چاہیے تاکہ ذمہ دار اسپتال وبائی امراض کا ڈٹ کر مقابلہ کر سکیں۔

چوری کا سامان مل گیا

ہمیں پاکستان کی معتبر تحریر سے معلوم کر کے خوشی ہوئی کہ جناب قادر علی صاحب علوی کے یہاں ماہ ڈیڑھ ماہ ہوا چوری ہوئی تھی جس میں گھر کا کل ضروری سامان اٹھ گیا۔ انتہائی تفتیش کے بعد اب خبر ملی ہے کہ کل سامان مل گیا ہے۔ بڑی دوا دوش کرنا پڑی۔

علالتیں:-

منشی احترام علیصاحب:- آج ہفتہ عشرہ ہوا کہ موصوف پر ہائی بلڈ پریشر کا دورہ پڑا تھا جس نے موصوف کو کمزور زیادہ کر دیا ہے۔ معالجین کی بروقت کوشش نے اللہ کا احسان ہے مرض پر قابو پا لیا اور اب بتدریج خون کے دباؤ میں نمایاں کمی آ رہی ہے ڈاکٹروں نے آرام و سکون کی تاکید فرمائی ہے۔ باری تعالیٰ موصوف کو صحت کلی عنایت فرمائے۔ آمین۔

شیخ ارشاد الدین حیدر: معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ مرض میں افاقہ ضرور ہو رہا ہے مگر نقاہت و کمزوری بڑھ رہی ہے۔ بہر حال ایک ہفتہ قبل جو پریشانی منہ سے خون آنے کی وجہ سے پیدا ہو گئی تھی اس میں کمی ہو گئی ہے انجکشن ہو رہے ہیں ڈاکٹروں کی رائے بجلی لگانے کی اب بھی ہے۔ اللہ صحت کلی عطا فرمائے۔ آمین۔

حکیم مرزا شکور بیگ صاحب قریب قریب ایک ماہ ہو گیا کہ موصوف پر نفس کا حملہ ہوا تھا جس نے بہت کمزور کر دیا ہے۔ حکیم عبدالمعید صاحب کا علاج ہے اپنے ذاتی مکان واقع جوہری محلہ لکھنؤ میں قیام ہے۔

ولادت

لکھنؤ کی خبروں سے معلوم ہوا ہے کہ حکیم نثار احمد صاحب علوی کے محل میں لڑکی تولد ہوئی۔ خدا مبارک کرے۔

آپریشن ہو گیا سیتاپور سے معتبر خبر ملی ہے کہ بدھ کے دن جناب مرتضیٰ علی صاحب عباسی کی آنکھ کا آپریشن ہو گیا۔ ۲۴ گھنٹے کے بعد تھوڑی دیر کیلئے تکیہ سے ٹیک لگا کر بٹھایا گیا ہے۔ صلاح الدین صاحب ہمراہ ہیں۔ خدا کرے آنکھ اچھی بنی ہو۔

- معلوم ہوا ہے کہ رفیق احمد علوی کے صاحبزادے کے اس عرصہ میں چیچک نکل آئی تھی ڈاکٹر مستعان کا علاج رہا۔ اللہ نے صحت عطا فرمائی۔

- معلوم ہوا ہے کہ عائشہ شمس علویہ اس عرصہ میں سخت علیل ہو گئی تھی۔ ڈاکٹر وسیم صبیحی کے علاج سے اس کو افاقہ ہوا۔

(باقی صفحہ ۷)

پرنٹر و پبلشر	سید احمد عسکری
مالک کا نام	کمیٹی انتظامیہ
مقام اشاعت	پریم کٹیا کاکوری لکھنؤ
مقام طباعت	سرفراز پریس لکھنؤ
ایڈیٹر کا نام .. .. —	سید احمد علوی